65635- کیا ان پر روزے فرض ہیں؟ اور کیا ان پر قضاء لازم ہے؟

سوال

بلوغت سے قبل ایک بچہ رمضان کے روزے رکھ رہا ہو اور روزے کی حالت میں ہی دن کے دوران بالغ ہو جائے تو کیا اس کے ذمہ اس دن کی قضاء لازم ہے، اور اسی طرح اگر کافر اسلام قبول کر لے، اور حائضہ عورت حیض سے پاک ہو جائے، اور اسی طرح اگر مجنون تندرست ہو جائے، اور اسی طرح مسافر واپس پلٹ آئے اور روزہ نہ رکھا ہو، اور اسی طرح مریض شفایاب ہو جائے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو، تو ان افراد کے ذمہ کیا لازم ہے، آیا وہ باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے بسر کریں یا نہیں، اور آیا وہ اس روز کی قضاء کرینگے؟

پسندیدہ جواب

سوال میں مذکورہ سب افراد کا حکم ایک جیسا نہیں، اس سلسلہ میں علماء کرام کا اختلاف اور ان کے کچھ اقوال سوال نمبر (49008) کے جواب میں ہم بیان کر چکے ہیں اس کا مطالعہ ضرور کریں.

سوال میں مذکور افراد کو دو گروپ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

چنانچہ جب بچہ بالغ ہو جائے، اور کافر اسلام قبول کر لے، اور مجنون اور پاگل عقل مند ہو جائے تو ان سب کا حکم ایک ہی ہے کہ انہیں باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے گزارنا ہوگا، اور ان پر قضاء واجب نہیں ہوگی.

لیکن حائضہ عورت اگر پاک صاف ہو جائے، اور جب مسافر واپس پلٹ آئے اور جب مریض شفایاب ہو جائے تو ان کا حکم بھی ایک ہی ہے، ان پر باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے گزارنا واجب نہیں، اور ان کے لیے بغیر کھائے پیئے سارا دن بسر کرنے میں کوئی فائدہ نہیں، اور ان پر قضاء واجب ہوگی.

پہلے اور دوسرے گروپ میں فرق یہ ہے کہ: پہلے مجموعہ میں مکلف ہونے کی شرط بلوغت اور اسلام پائی جاتی ہے، لہذا جب ان کا مکلف ہونا ثابت ہو گیا تو ان کے لیے باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے گزارنا واجب ٹھرا، اور ان پر قضاء اس لیے واجب نہیں کہ جب ان پر واجب ہوا تو انہوں نے باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے بسر کیا، لیکن اس وقت سے قبل تو وہ روزہ رکھنے کے مکلف ہی نہ تھے.

اور دوسرا مجموعہ تو روزہ رکھنے کا مخاطب ہے، اس لیے ان پر قضاء واجب ٹھری، لیکن جب وہ روزہ رکھنے میں معذور تھے تو ان کے لیے روزہ نہ رکھنا مباح ہے، یعنی حیض، سفر اور بیماری جیسے عذر کی بنا پر اللہ تعالی نے ان پر تخفیف کرتے ہوئے ان کے لیے روزہ نہ رکھنا مباح قرار دیا، اس لیے ان کے حق میں اس دن کی حرمت زائل ہو گئی، اور جب دوران دن ہی ان کا عذر ختم ہو گیا تو باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے بسر کرنے میں ان کا کوئی فائدہ نہیں لیکن رمضان کے بعد انہیں اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"جب مسافر اپنے شہر واپس پلٹ آئے اور وہ بغیر روزہ سے ہو تو اس پر دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرنا واجب نہیں، اس لیے وہ باقی دن کھا پی سکتا ہے؛ کیونکہ اس روز کی قضاء واجب ہونے کی بنا پر اس کے لیے باقی دن بغیر کھائے پیئے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں، صحیح قول یہی ہے، اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت بھی یہی ہے، لیکن اسے اعلانیہ طور پر نہیں کھانا پینا چاہیے" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (58).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہی کہنا ہے :

"جب حائضہ یا نفاس والی عورت دن کے دوران پاک صاف ہو جائے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا واجب نہیں، بلکہ وہ کھا پی سکتی ہے، کیونکہ دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اس لیے کہ اس کے ذمہ اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا واجب ہے .

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

"جو دن کے اول میں کھاتا ہے، اسے دن کے آخر میں کھانے کا حق ہے"

یعنی جس کے لیے دن کی ابتدا میں روزہ چھوڑنا جائز ہے، اس کے لیے دن کے آخر میں بھی روزہ افطار کرنا جائز ہے" انتہی .

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (59).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جو شخص رمضان میں دن کے وقت کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ کھول دے تو کیا اس کے لیے دن کا باقی حصہ کھانا پینا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اس کے لیے کھانا پینا جائز ہے؛ کیونکہ اس نے شرعی عذر کی بنا پر روزہ کھولا ہے، اور جب اس نے کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ کھول دیا تو اس کے حق میں اس دن کی حرمت زائل ہو گئی، تو وہ اس دن میں کھا پی سکتا ہے، بخلاف اس شخص کے جس نے بغیر کسی شرعی عذر رمضان میں دن کے وقت روزہ کھول دیا تو ہم اسے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا لازم قرار دینگے، اگرچہ اس پر قضاء بھی واجب ہے، اس لیے ان دونوں مسئلوں میں فرق پر متنبہ رہنا چاہیے" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (60).

شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"روزوں کی بحث میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ جب عورت حائضہ ہو اور دن کے دوران حیض سے پاک صاف ہو جائے تو اس کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا اس عورت پر دن کا باقی ماندہ حصہ بغیر کھائے پیئے رہنا لازم ہے یا اس کے لیے کھانا پینا جائز ہے ؟

ہم کہتے ہیں : اس میں امام احمد رحمہ اللہ سے دو روایتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ اور مشہور بھی یہی ہے : اس کے لیے بغیر کھائے پیئے دن گزارنا لازم ہے چنانچہ وہ کھا پی نہیں سکتی.

دوسری روایت یہ ہے کہ : دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا ضروری نہیں، اس لیے اس کے لیے کھانا پینا جائز ہے.

ہم کہتے ہیں : یہ دوسری روایت امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلک ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی مروی ہے کہ :

"جو دن کی ابتدا میں کھائے وہ دن کے آخر میں بھی کھا سکتا ہے"

ہم کہتے ہیں :

اختلافی مسائل میں طالب علم پر واجب ہے کہ وہ دلائل کو مد نظر رکھے اور اسے جو راجح معلوم ہو اس پر عمل کرے، اور جب اس کے پاس دلیل موجود ہو تو وہ کسی کے اختلاف کی پرواہ مت کرے؛ کیونکہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کا حکم ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جس دن انہیں بلا کر کہا جائیگا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا}.

اور جس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے دوران عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو لوگوں نے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کیا.

ہم کہتے ہیں : اس حدیث میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں؛ کیونکہ یوم عاشوراء کے روزہ میں کوئی زوال مانع نہیں، بلکہ اس میں تو تجدد وجوب ہے اور زوال مانع اور تجدد وجوب میں فرق ہے؛ کیونکہ تجدد وجوب کا معنی یہ ہے کہ سبب کے (وجود) سے قبل حکم ثابت نہیں تھا، اور زوال مانع کا معنی یہ ہے کہ حکم موجود تھا اگر یہ مانع نہ ہوتا تو حکم پر عمل کرنا پڑتا، جب حکم کے اسباب کی موجودگی میں یہ مانع پایا جاتا ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ اس مانع کی موجودگی میں اس پر عمل کرنا ممکن نہیں.

سائل نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے : اگر کوئی انسان دن کے وقت اسلام قبول کرلے تو اس شخص کے لیے یہ حکم ابھی وجود میں آیا ہے یعنی اس کے لیے تجدد وجوب ہے، اور اس کی نظیر یہ بھی ہے کہ : اگر کوئی بچہ دن کے دوران بالغ ہوجائے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو، تو یہ بھی تجدد وجوب ہے، تو ہم مسلمان ہونے والے شخص کو کہینگے کہ دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرے گا، لیکن اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوگی.

اور ہم بچے کو کہینگے کہ جب دن کے دوران بالغ ہو تو اس کے لیے بھی دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرنا واجب ہے، لیکن قضاء نہیں ہے.

بخلاف حائضہ عورت کے جب وہ پاک صاف ہو تو اہل علم کا اجماع ہے کہ اگر وہ دن کے دوران پاک ہوجائے تو اگر وہ دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بھی بسر کرے تو اسے کوئی فائدہ نہیں اور اس کا روزہ نہیں ہوگا، بلکہ اس کے ذمہ اس روزہ کی قضاء واجب ہے.

اس طرح تجدد وجوب اور مانع کے زائل ہونے میں فرق واضح ہوجاتا ہے چنانچہ جب حائضہ عورت دن کے دوران پاک صاف ہوجائے تو یہ مانع زائل ہونے اور بچے کا دن کے دوران بالغ ہونا یا جو سائل نے ذکر کیا کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل واجب ہونا تجدد وجوب کے مسئلہ میں شامل ہوتا ہے.

اللہ ہی توفیق بخشنے والا ہے. انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (60).

واللہ اعلم.